

یہ ایسی حرکت نہ کرے گا۔ خیر اس کے ہاتھ خط بھیجا گیا۔ قضا
 را عاشق کا گمان سچ ہوا۔ قاصد معشوق کو دیکھ کر والدہ شیفہ
 ہو گیا۔ کیا خط، کیا جواب؟ دیوانہ بن، کپڑے پھاڑ جنگل
 کو چل دیا۔ اب عاشق اس وقوعے کے بعد ندیم سے کہتا ہے
 کہ غیب دان تو خدا ہے، کسی کے باطن کی کسی کو کیا خبر؟
 اے ندیم! تجھ سے تو کچھ کلام نہیں۔ لیکن اگر نامہ بر کہیں مل
 جائے تو اس کو میرا سلام کہیو کہ کیوں صاحب! تم کیا کیا دعوے
 عاشق نہ ہونے کے کر گئے تھے اور انجام کار کیا ہوا؟
 ”کہیو سلام“ دراصل ایک نہایت لطیف تعریف ہے۔

۵۔ شرح: اگر ہمیں چھپے ہوئے غم کی کھینچ تان سے نجات مل
 جائے تو اے محبوب! ہم تمہیں بھی بتا دیں کہ مجنوں نے کیا کیا تھا۔
 ”چھپے ہوئے غم“ سے مراد بظاہر یہ ہے کہ اگر مجنوں کی طرح کپڑے پھاڑ
 کر صحرا میں نکل جائیں تو راز عاشق فاش ہو جائے اور اس میں محبوب کی رسوائی
 کا احتمال ہے۔ ہمارے لیے وہ سب کچھ کر دکھانا بہت سہل ہے، جو مجنوں
 نے کیا تھا، لیکن گونا گوں مصلحتیں ہمارے راستے میں حائل ہو رہی ہیں۔

۶۔ شرح: حضرت خضرؑ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ زندہ ہیں اور
 بھولے بھٹکے مسافروں کی رہنمائی فرماتے ہیں کم از کم یہ ادبی مستمات میں سے
 ضرور ہے۔ مرزا کہتے ہیں کہ ہمارے لیے حضرت خضرؑ کی پیروی لازم نہیں
 البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ راہ سلوک میں ہمیں ایک بزرگ مل گئے، جو ہمارے
 ہم سفر تھے اور ان کا نام خضرؑ تھا۔

مطلب یہ کہ سلوک میں ہمارا مرتبہ خضرؑ سے کچھ کم نہیں کہ انہیں رہنما
 مان لینا ہمارے لیے لازم ہو۔

۷۔ شرح: اے محبوب کے کوچے میں بسنے والو! اگر کہیں تمہیں